Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم ہفتہ

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۱۸ صفر ۱۳۹۸ھ ۲۸ صلح ۱۳۵۷ ہش ۲۸ جنوری ۱۹۷۸ء | نمبر ۲۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۸ صلح۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

زخم کی حالت پہلے سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ الحمد للہ۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ربوہ ۲۷ صلح۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج (بروز جمعۃ المبارک) بھی نمازِ جمعہ پڑھانے کے لئے تشریف نہ لا سکے حضور کے ارشاد پر مسجد اقصیٰ میں نمازِ جمعہ محترم مولانا عبد المالک خان صاحب نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں قرآن مجید کی روشنی میں بتایا کہ اس دُنیا میں جب بھی قول و عمل میں مقابلہ ہوا تو فتح ہمیشہ عمل کو حاصل ہوئی ہے۔ قرآن کریم نے ترقی کے کچھ اصول اور گُر بیان فرمائے ہیں۔ گو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق قضاء و قدر کا یہ فیصلہ ہے کہ وہ فوق العادت ترقی کرے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی اور اللہ تعالیٰ کا کوئی وعدہ ایسا نہیں ہوتا جو خطا جائے لیکن ہر شخص جو اس الٰہی سلسلہ میں داخل ہوتا ہے وہ بیعت کے الفاظ کے اقرار کے ساتھ ساتھ یہ بھی اعلان کرتا ہے کہ وہ ترقی کرنے کے ان اصولوں پر گامزن رہے گا جو قرآن پاک نے بتائے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ قرآن مجید کی رُو سے ترقی کرنے کے لئے یہ تین چیزیں ضروری ہیں (۱) علمِ صحیح (۲) فکرِ صحیح (۳) عملِ صحیح۔ علمِ صحیح حاصل کرنے کا واحد حقیقی اور کامل ذریعہ قرآن کریم ہے اور قرآنی علوم سے مستفیض ہونے کے لئے اس زمانہ میں کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مطالعہ از بس ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی جماعت کو بار بار کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مطالعہ کی تاکید فرمائی ہے۔ جب ہم قرآن کریم کے نور کے ذریعہ علم صحیح حاصل کر لیں گے تو پھر اس کے نتیجہ میں ہمیں فکرِ صحیح حاصل ہو گا اور اس کے بعد ہم عملِ صحیح کی توفیق پائیں گے۔ عملِ صحیح کو قرآنی اصطلاح میں عملِ صالح کہتے ہیں اور عملِ صالح کا دارومدار الاعمال بالنیات کی حدیثِ نبویؐ کے مطابق نیت اور ارادے پر ہے گویا یہ ہر عمل کا دارومدار اور مرکزی نقطہ

(باقی صفحہ پر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات پر ایمان کو رسولوں پر ایمان لانے سے وابستہ کر دیا ہے

توحیدِ حقیقی کا وجود نبی ہی کے ذریعے دُنیا میں ظاہر ہوتا ہے

"خدا نے اپنی ذات پر ایمان لانا رسولوں پر ایمان لانے سے وابستہ کیا ہے۔ اِس میں راز یہ ہے کہ انسان میں توحید قبول کرنے کی استعداد اس آگ کی طرح رکھی گئی ہے جو پتھر میں مخفی ہوتی ہے اور رسول کا وجود چقماق کی طرح ہے جو اس پتھر پر ضربِ توجہ لگا کر اس آگ کو باہر نکالتا ہے۔ پس ہرگز ممکن نہیں کہ بغیر رسول کی چقماق کے توحید کی آگ کسی دل میں پیدا ہو سکے۔ توحید کو صرف رسول وصول کرتا ہے اور اسی کی معرفت یہ حاصل ہوتی ہے۔ خدا مخفی ہے اور وہ اپنا چہرہ رسول کے ذریعہ دکھلاتا ہے۔"

بعض نادانوں کو جو یہ وہم گذرتا ہے کہ گویا نجات کے لئے صرف توحید کافی ہے نبی پر ایمان لانے کی ضرورت نہیں گویا وہ رُوح کو جسم سے علیحدہ کرنا چاہتے ہیں یہ وہم سراسر دلی کوری پر مبنی ہے صاف ظاہر ہے کہ جبکہ توحیدِ حقیقی کا وجود ہی نبی کے ذریعہ سے ظاہر ہوتا ہے اور بغیر اس کے ممتنع اور محال ہے تو وہ بغیر نبی پر ایمان لانے کے میسّر کیونکر آ سکتی ہے۔ اور اگر نبی کو جو جڑ توحید کی ہے ایمان لانے میں علیحدہ کر دیا جائے تو توحید کیونکر قائم رہے گی.... توحید کا سرچشمہ اور توحید کا مظہرِ اتم صرف نبی ہی ہوتا ہے اسی کے ذریعہ سے خدا کا مخفی چہرہ نظر آتا ہے اور پتہ لگتا ہے کہ خدا ہے.... خدا تعالیٰ بوجہ استغناء ذاتی کے بے نیاز ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے واللّٰہ غنی عن العالمین اور والّذین جاھدوا فینا لنھدینّھم سُبلنا یعنی خدا تو تمام دُنیا سے بے نیاز ہے اور جو لوگ ہماری راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں اور ہماری طلب میں کوشش کو انتہا تک پہنچا دیتے ہیں انہیں کے لئے ہمارا یہ قانونِ قدرت ہے کہ ہم ان کو اپنی راہ دکھلا دیا کرتے ہیں سو خدا کی راہ میں سب سے اوّل قربانی دینے والے نبی ہیں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۳ تا صفحہ ۱۱۵)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۸ صلح ۱۳۵۷ھش
۲۸ جنوری ۱۹۷۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"آنکھوں سے کام لینے اور دلوں کو ٹٹولنے کی ضرورت"

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفرقان میں حقیقی مومنوں کو اپنے بندے قرار دے کر بڑی تفصیل سے ان کی صفات بیان کی ہیں اور واضح فرمایا ہے کہ وہ جھگڑا، دنگا فساد اور قتل و غارتگری کے قریب بھی نہیں پھٹکتے بلکہ لوگوں کے ساتھ نرمی اور ملاطفت کے ساتھ پیش آنا اور دُکھ دینے والوں کو سُکھ پہنچانا اُن کا شیوہ ہوتا ہے۔ وہ دنیا میں امن قائم کرتے اور لوگوں کے لئے سکون اور عافیت کے حالات پیدا کرنے کا موجب بنتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے ان خاص بندوں کے اوصافِ حمیدہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ۝ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ۝ (الفرقان آیات ۶۴، ۶۵)
وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ۝ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ (الفرقان آیات ۶۸، ۶۹)

ترجمہ:۔ رحمٰن کے سچے بندے وہ ہوتے ہیں جو زمین پر عاجزانہ روش اختیار کرتے ہیں اور جب جاہل اُجڈ ان کا سامنا کریں (یعنی ان سے جھگڑیں اور سختی سے پیش آئیں) تو کہتے ہیں ہم (سب کے لئے) سلامتی چاہتے ہیں۔ اور (رحمٰن کے خاص بندے وہ ہیں) جو اپنے پروردگار کے حضور سربسجود رہ کر اور کھڑے کھڑے راتیں گزارتے ہیں اور (رحمٰن کے خاص بندے وہ ہیں) جو خرچ کرنے لگیں تو نہ بیجا خرچ کرتے ہیں اور نہ بخل سے کام لیتے ہیں اور ان دونوں حالتوں میں معتدل رہتے ہیں۔ اور (رحمٰن کے خاص بندے وہ ہیں) جو اللہ کے ساتھ کسی کو دوسرا معبود نہیں گردانتے اور کسی جان کو جس کا ناحق مارنا اللہ نے ممنوع قرار دیا ہے قتل نہیں کرتے اور نہ بدکاری کرتے ہیں۔

حقیقی مومنوں کی ان جملہ صفات کا لب لباب یہ ہے کہ وہ صحیح معنوں میں امن پسند ہوتے ہیں۔ بدامنی، دنگا فساد اور قتل و غارت سے ہمیشہ دُور رہتے ہیں حتّٰی کہ جو انہیں تنگ کرتے اور دُکھ پہنچاتے ہیں اُن کے لئے بھی امن اور سلامتی کے خواہاں اور اس کے لئے دل و جان سے کوشاں رہتے ہیں۔ برخلاف اس کے اللہ تعالیٰ نے نام کے مومنوں کی صفات اور ان کے عمل و کردار کا بھی ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ ان کی زبانوں پر تو امن اور عافیت کا تذکرہ ہوتا ہے اور ظاہر وہ یہی کرتے ہیں کہ وہ بڑے ہی مخلص اور ایماندار ہیں لیکن عمل ان کا اس سے بالکل الٹ ہوتا ہے۔ وہ فساد کو پسند کرتے ہیں۔ جلاؤ گھیراؤ اور قتل و غارتگری ان کا شیوہ ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایسے نام کے مومنوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِىْ قَلْبِهٖ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ۝ وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِى الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ؕ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ (البقرہ آیات ۲۰۵ تا ۲۰۷)

ترجمہ:۔ بعض آدمی ایسے (بھی ہوتے) ہیں جن کی باتیں (اس) دنیا کی زندگی کے متعلق تجھے پسندیدہ معلوم ہوتی ہیں اور وہ (بات کرتے وقت) اللہ کو اُس (اخلاص) پر جو اُن کے دل میں ہے گواہ ٹھہراتے (جاتے) ہیں حالانکہ وہ (حقیقت میں) (سب جھگڑالوؤں سے) زیادہ جھگڑالو ہوتے ہیں۔ اور جب وہ تیرے پاس سے لوٹتے ہیں تو ملک میں فساد برپا کرنے اور کھیتی باڑی اور مخلوق کو ہلاک کرنے کی غرض سے (سارے) ملک میں دوڑتے پھرتے ہیں حالانکہ اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا۔ اور جب انہیں کہا جائے کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تو (اپنی) عزّت (کی پیچ) انہیں گناہ پر آمادہ کر دیتی ہے۔ پس اس (قسم کے لوگوں) کے لئے جہنّم کافی ہے اور وہ یقیناً بہت بُرا ٹھکانہ ہے۔

مفسرین نے اِن آیات کے شانِ نزول کے سلسلہ میں بعض جھگڑالو اور فسادی قسم کے منافقوں کا ذکر کر کے بتایا ہے کہ اِن آیات میں اُنہی نام کے مومنوں کے کرتوتوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ مفسرین نے ایک منافق اخنس بن شریق کا خاص طور پر ذکر کیا ہے۔ اِس ضمن میں مولانا عبد الماجد دریابادی مرحوم نے ایک اور ہی سوال اُٹھایا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اِس زمانہ میں اِن آیات کے شانِ نزول کی بحث میں پڑنا چنداں اہمیت نہیں رکھتا اس لئے کہ آج ہم میں سے اکثر کا عمل کچھ اِس قسم کا ہے کہ وہ ہمیں اِس بحث میں پڑنے کی اجازت نہیں دیتا بلکہ ہمیں بشدّت اِس طرف متوجہ کرتا ہے کہ ہم خود اپنے دلوں کے اندر جھانکیں اور دیکھیں کہ ہم خود کس حد تک اِن آیات کے مصداق بنے ہوئے ہیں۔ چنانچہ وہ رقمطراز ہیں:۔

"شانِ نزول کی روایات کو چھوڑئیے، اپنی آنکھوں سے کام لیجئے اور اپنے دل کو ٹٹولئے، آج آپ کے اِردگرد کتنے زندہ اخنس بن شریق موجود ہیں اور کہیں خود آپ کے اندر تو کوئی اخنس نہیں بیٹھا ہوا ہے؟ کسی عمل یا عقیدہ کی غلطی منکشف ہو جانے کے بعد، وضوحِ حق پوری طرح ہو جانے کے بعد پھر بھی اُس غلطی کو نہ ماننا، حق کا اتّباع نہ کرنا، تلافی پر تیار نہ ہونا، اِس خیال سے کہ اِس سے بات جائے گی، اپنی آن میں فرق پڑ جائے گا، دنیا کے سامنے اپنی سُبکی ہوگی یہ سب کچھ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ کا مصداق بننا اور اپنے کو وعیدِ خداوندی کا مورد بنانا نہیں تو اَور کیا ہے؟ اور آہ، کہ اس کی مثالیں آج گرد و پیش اندر اور باہر کس کثرت سے موجود ہیں! جنہوں نے اپنی زندگیوں کو حق سے، سرچشمۂ راحت و سرور سے، منبعِ آسائش و خیر سے اِس درجہ بے تعلق رکھا ہے انہیں کیا حق ہے کہ وہ عالمِ ناسوت سے گزرنے کے بعد اپنی جگہ تسکین و راحت، خیر و مسرت کی قرارگاہوں میں تلاش کریں؟ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ؕ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ایسوں کے حق میں ظلم و زیادتی نہیں عین عدل و انصاف ہے۔"

(کتاب "سچی باتیں" از مولانا عبد الماجد دریابادی مرتبہ حکیم ہلال اکبرآبادی
شائع کردہ نفیس اکیڈمی کراچی۔ مارچ ۱۹۷۷ء صفحہ ۶۵)

حقیقی مومنوں اور نام کے مومنوں کے متضاد اوصاف اور متضاد عمل و کردار کا جو نقشہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی مندرجہ بالا آیات میں کھینچا ہے اس کی روشنی میں ہر مومن کہلانے والے پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ان کے شانِ نزول کی بحث میں پڑنے کی بجائے بقول مولانا عبد الماجد دریابادی مرحوم خود اپنی آنکھوں سے کام لے اور اپنے دل کو ٹٹولے کہ خود اس کا عمل و کردار کیسا ہے اور اس کی رُو سے وہ عنداللہ حقیقی مومنوں میں شمار کئے جانے کے قابل ہے یا نام کے مومنوں کی صف میں اُس کی جگہ ہے؟ یہ محاسبہ فی زمانہ اِس لئے بہت ضروری ہے کیونکہ خود مولانا عبد الماجد دریابادی مرحوم نے آہ بھر کر دلی رنج اور افسوس کے رنگ میں اس حقیقت کا اظہار کیا ہے کہ آج نام کے مومنوں میں پائی جانے والی بُرائیوں اور ان کے فتنہ و فساد، امن شکنی، قانون کی بے حرمتی اور خود دین کے نام پر قتل و غارت گری پر مبنی انتہائی ناروا عمل و کردار کی مثالیں گرد و پیش اور اندر و باہر بڑی کثرت سے موجود ہیں۔ ایسی حالت میں اُن آیات کے شانِ نزول کی بحث میں پڑنا جن میں نام کے مومنوں کے ناروا افعال کو اُجاگر کیا گیا ہے اور اُن کی روشنی میں ازمنۂ گزشتہ کے کسی نام کے مومن کی نشاندہی کرنا کب زیب دیتا ہے۔ ہاں موجودہ حالات میں یہ ضرورت بڑی شدّت کے ساتھ اُبھر کر سامنے آتی ہے کہ مومن کہلانے والے تاریخ کے دریچوں میں جھانک جھانک کر مرے ہوؤں پر انگشت نمائی کرنے کی بجائے خود اپنی آنکھوں سے کام لیں اور اپنے دلوں کو ٹٹولیں اور دیکھیں کہ فی زمانہ وہ خود کتنے پانی میں ہیں اور اپنے عمل و کردار کے لحاظ سے ان کا اپنا مقام کیا ہے؟

اگر اِس زمانہ کے لوگوں کو مولانا عبد الماجد دریابادی مرحوم کی نصیحت پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اِس محاسبہ کی توفیق مل جائے تو بہت کچھ اصلاحِ احوال کی صورت پیدا ہو سکتی ہے اور جو کچھ اِس زمانہ میں ہوتا رہا ہے یا ہو رہا ہے اُس سے دستکش ہو کر آئندہ کے لئے تائب ہونے کی سبیل نکل سکتی ہے۔ اصل بات یہی ہے کہ مومن کہلانے والے اِس زعم میں ہی نہ رہیں کہ وہ مومن اور مسلمان ہیں بلکہ خود اپنی آنکھوں سے کام لیں اور اپنے دلوں کو ٹٹولیں اور دیکھیں کہ ان کا اپنا عمل و کردار اِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِى الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ کا مصداق تو نہیں ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقعۂ صلیب اور جدید تحقیقات

تقریر مکرم شیخ عبدالقادر صاحب آف لاہور۔ برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء

(۴)

بھوشش پران کا حوالہ

مہاراجگانِ کشمیر کے پاس صدیوں سے بھوشش پران کا نسخہ محفوظ تھا۔ اسے ۱۹۰۹ء میں ممبئی کے ایک پریس میں شائع کروایا گیا۔ ہندوؤں کے اٹھارہ پرانوں میں سے یہ نواں پران ہے۔ اس پران میں لکھا ہے۔ برہمنی علاقہ کے ماسوا یہ سارا جگت یعنی ہندوستان کا شمالی مغربی حصہ بنی اسرائیل سے بھرا پڑا ہے اور حضرت مسیح علیہ السلام بھی یہاں تشریف لے آئے تھے گویا بنی اسرائیل اور رسول الیٰ بنی اسرائیل دونوں آئے۔ چنانچہ راجہ شالباہن کے زمانہ میں ساکا قوم کے ایک راجہ نے عیسیٰ مسیح سے ملاقات کی تفصیل یہ ہے کہ وہ ہمالہ دیش گیا تو وہاں اس نے سفید لباس میں ملبوس اس فرستادۂ حق کو دیکھا اور گفتگو کی۔ آپ نے بتایا کہ میری قوم نے مجھے بہت تکلیفیں دیں۔ میرے مذہب کا خلاصہ محبت، صداقت اور تزکیۂ قلوب ہے اور میرا نام عیسیٰ مسیح ہے۔

یورپ کے دو ممتاز علماء (رابرٹ گریوز ولیشو عاپوڈرو)[1] کو خواجہ نذیر احمد صاحب بیرسٹر کی کتاب کے ذریعہ پتہ لگا کہ بھوشش پران میں ہمالہ دیش کی چوٹیوں پر راجہ شالباہن کے زمانہ میں جو کہ ۷۸ء عیسوی ہے اور ایک ساکا قوم کے راجہ کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کا ذکر ہے۔ انھوں نے اصل حوالہ کی تحقیق کے لئے ایک سنسکرت عالم کو لکھا جو کہ اس وقت ٹاٹا انسٹی ٹیوٹ آف فنڈامنٹل ریسرچ بمبئی سے تعلق رکھتے تھے ان کا نام پروفیسر ڈی۔ ڈی کوسامبی ہے۔ انھوں نے بتایا کہ بھوشش پران کے آخر میں حضرت مسیح کی آمد ہندوستان کا ذکر ہے۔

اس روایت کا ماخذ بعض قدیم ذرائع ہیں۔ بھوشش پران کے اضافات میں یہ حصہ شامل ہے پروفیسر موصوف لکھتے ہیں:-

"Parts of it must have been derived from ancient sources now lost."

(JESUS IN ROME. P. 76)

اس تحقیق کے بعض حصے لازماً قدیم ماخذوں سے لئے گئے ہوں گے لیکن یہ ماخذ اب گم ہیں۔

بھوشش پران میں نہ صرف حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد ہندوستان کا ذکر ہے بلکہ یہ بھی لکھا ہے کہ یہودی ان علاقوں میں بسے ہوئے ہیں۔ سر چارلس الیٹ لکھتے ہیں کہ بھوشش پران کا ایک نسخہ ایسا بھی ملا ہے جس میں تورات کی کتاب پیدائش کا ایک باب درج ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بھوشش پران میں قرون اولیٰ کے بعض اضافات اہل کتاب کے مرہونِ منت ہیں۔ بھوشش پران میں یہود کے انتشار فی الارض کے متعلق لکھا ہے:-

"سرسوتی ندی کے پوتر برہم ورت کے ماسوا (یہ) سارا جگت ملیچھ آچاریہ حضرت موسیٰ کے پیروؤں سے بھرا پڑا ہے"

یہ ترجمہ مشہور آریہ لیکھک مہاشہ لکشمن نے اپنے رسالہ "بھوشید پران کی آلوچنا" میں دیا ہے۔ مشرقی پنجاب اور ستلج و جمنا کے درمیان کے علاقہ کو ہندو برہماورت کہتے ہیں۔ یہ خالص برہمنوں کا علاقہ تھا۔ اس کے علاوہ شمال مغرب کے سب علاقوں پر چونکہ یہودی پھیلے ہوئے تھے۔ (وہ کشمیر کاشغر)، افغانستان، ایران اور عراق میں منتشر تھے۔ اس لئے کہا گیا کہ سارے جگت میں یہودی پھیلے ہوئے ہیں۔ بھوشش پران میں لکھا ہے کہ آریہ ورت سے غیر ملکی حملہ آوروں کو نکال دیا گیا۔ ان کو سندھ کے پار بسا دیا گیا۔ سندھ کے پار کا علاقہ غیر ملکیوں کے لئے مخصوص تھا۔ مشہور مورخ چارلس الیٹ ایک دوسرے عالم مسٹر پرگیٹر کے حوالے سے لکھتے ہیں:-

"بھوشید پران کے ایک نسخہ میں تورات کی کتاب پیدائش کے اس حصہ کا خلاصہ درج ہے جس میں آدم سے لے کر حضرت ابراہیمؑ تک کے حالات کا بیان ہے اگرچہ یہ ایک بعد کا اضافہ ہے لیکن اس سے قطعی طور پر یہ ظاہر ہے کہ بھوشید پران کے مرتبین کے نزدیک عیسائی ذرائع سے استفادہ کوئی قابل اعتراض امر نہ تھا۔"

(ہندوازم اینڈ بدھ ازم صفحہ ۲۴۳)

بھوشش پران میں حضرت مسیح کے ہمالہ دیش میں آنے کا بیان بھی ملتا ہے اس حصہ کا انگریزی ترجمہ ڈاکٹر کوسامبی نے کیا ہے۔ یہ ترجمہ پہلی بار یورپ میں "JESUS IN ROME" میں شائع ہوا اردو ترجمہ درج ذیل ہے:-

"ایک دفعہ ساکا قوم کا سردار ہمالہ کی ایک بلند چوٹی پر گیا۔ وہاں اس طاقتور بادشاہ نے ہون دیش (غیر ملکیوں کا علاقہ) میں ایک بابرکت انسان کو دیکھا۔ جو سفید رنگ کا تھا اور براق لباس پہنے ہوئے تھا۔ آپ کون ہیں؟ اس نے پوچھا۔ نیک نے جواب دیا مجھے فرزندِ خدا جانو (یا بیان کرو) میں ایک کنواری کے بطن سے پیدا ہوا۔ میں غیر قوم کے مذہب کا مبلغ ہوں۔ سچائی کا پیروکار اور راستی پر قائم ہوں۔ یہ سن کر بادشاہ نے کہا کہ آپ کے مذہب کے اصول کیا ہیں اس نے جواب دیا۔

"اے عظیم بادشاہ! سنو جب حق معدوم ہو گیا اور غیر قوم میں (جس کی طرف میں مبعوث ہوا) تمام اخلاقی اقدار کا خاتمہ ہو گیا۔ تو میں مسیحا کے روپ میں ظاہر ہوا۔ مسیح نامی جبر کی دیوی (جبرئیل) جب غضبناک صورت میں ظاہر ہوئی تو میں نے مقام مسیحا حاصل کیا۔

اے بادشاہ! سنو جس مذہب کو میں کافروں کے سامنے پیش کرتا ہوں وہ نوع بشر کے تزکیہ، گناہ آلود جسم کی تطہیر اور غیر وید کے صحیفوں کی مناجات کی طرف رجوع کی تلقین ہے۔ انسان کے لئے لازم ہے کہ وہ پاک پوتر، خدائے لم یزل کی عبادت میں محو ہو جائے عدل، صدق، یکسوئی اور استغراق کامل کے ساتھ انسان پر فرض کیا گیا ہے کہ وہ آفتابِ فردوس (یعنی نور السموات والارض) میں لیں کر خدا کی پرستش کرے۔ (کیونکہ) اللہ تعالیٰ سورج کی مانند قائم ہے۔ اور انجام کار اپنی گناہ گار مخلوقات کے جوہر کو ہمیشہ اپنی طرف کھینچتا ہے اسی طریق پر اے بادشاہ مسیحا فنا ہو گیا (مسیحا نے مقام فنا حاصل کیا) اور ایلیش یعنی (ایشور) کی مبارک مورتی جو کہ روحانی مسرت بخشنے والی ہے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے میرے دل میں جاگزیں ہو گئی اور میرا نام "عیسیٰ مسیحا" مسلّم ہو گیا۔

یہ کلمات سن کر بادشاہ نے اس غیر قوم کے کاہن کو اس جگہ سے نکال کر ملیچھوں کی بے رحم زمین میں مکمل طور پر بسا دیا۔"

(Jesus in Rome. P. 76-77)

یہ حوالہ بالکل واضح ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام ہمالہ دیش میں تشریف لائے جبر کی دیوی اور اس کی قہری تجلی کا بیان ہے۔ اس سے مراد جبرائیل ہے۔ حضرت عیسیٰ علم الساعۃ تھے ان کی زبان سے یہود کنعان پر لعنت کی گئی۔ اس لئے روح القدس کی قہری تجلی کا ذکر ہوا ہے۔

اب ہندوستان میں بھوشش پران کا ہندی ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ یہ ترجمہ پنڈت شری رام شرما جی نے کیا ہے۔ انھوں نے اس سے قبل چاروں وید، اپنشدوں اور گیتا کے تراجم کر کے بہت شہرت حاصل کی ہے۔ بھوشید پران کے انٹروڈکشن میں لکھتے ہیں کہ پران دراصل کم تعلیم یافتہ لوگوں کو دھرم گیان، سیاست اور اخلاق سکھانے کی غرض سے تصنیف کئے گئے۔ بالخصوص "چوتھے ورن" یعنی شودروں کے لئے لکھے گئے۔ جن کے لئے وید کو پڑھنے یا سننے کا دروازہ بند کر دیا گیا تھا۔ رشیوں اور منیوں نے بالخصوص اس طبقہ کے لئے پرانوں کو لکھا۔

ہندی نسخہ کے مطابق شلوک ۳۱ تا ۳۲ کا ترجمہ بایں الفاظ ہے۔ عیسیٰ مسیح نے راجہ سے کہا:-

"ایشور کی مورتی جو کہ لازوال تقدس کی حامل ہے، میرے دل میں سما گئی۔ تب سے میرا نام عیسیٰ مسیح قائم ہو گیا۔ یہ سن کر راجہ نے اس بدیشی فرستادہ کو نمسکار کیا اور اسے کہا کہ آپ ملیچھوں

---

[1] رابرٹ گریوز اور لیشو عاپوڈرو کے ترتیب

* اس میں ملاکی نبی کی طرف اشارہ ہے:- "آفتاب صداقت طالع ہوگا اور اس کے پروں تلے شفا ہوگی" (۴/۲)

زکریا کاہن کی مناجات میں ہے:- "ہم پر صبح کا سورج آسمان سے طلوع ہوگا" (لوقا ۷۸، ۷۹/۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے اس علاقہ میں ہی قیام فرما رہیں۔"

شاروا زبان کا قلمی نسخہ

دوسری کشمیری کتاب شاروا زبان میں ہے۔ شاروا زبان کشمیر میں کافی عرصہ مروّج رہی ہے۔ یہ سنسکرت سے نکلی ہوئی زبان ہے۔ اس زبان کے ایک قلمی مسوّدہ کا حوالہ السٹریٹڈ ویکلی آف انڈیا بمبئی مورخہ ۲ر اپریل ۱۹۷۲ء کے ایشوع میں ہے لکھا ہے:-

"شاروا زبان کی اس کشمیری روایت کی رو سے عیسیٰ کشمیر میں تشریف لائے اور آپ نے نیک لوگوں سے تعلیم پائی۔ جنہوں نے آپ کو پراسرار نشانات سکھلائے۔"

راج ترنگی میں عیسیانہ دیو کا ذکر

سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر حضرت مسیح علیہ السلام کشمیر میں فوت ہوئے ہیں تو کشمیر کی پرانی تاریخوں میں ان کا ذکر کیوں نہیں ہے۔ یہ ذکر بھی مل گیا ہے۔

بارھویں صدی میں سنسکرت زبان کے مشہور شاعر کلہن نے راج ترنگی کے نام سے کشمیر کی تاریخ لکھی۔ گو اس میں تاریخ کم ہے اور شاعری زیادہ۔ اسی طرح سنین و تقویم کے اعتبار سے راج ترنگی بہت سقیم ہے لیکن پھر بھی شاعرانہ تخیلات اور ہندووانہ عناصر کو اگر نظر انداز کر دیا جائے تو بعض قدیم تاریخی اشارات مل جاتے ہیں مثلاً اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کشمیر میں جو آخری ریفارمر آیا وہ "عیسیانہ" تھا۔ عیسیانہ نے ایک وزیر سندھ متی کو صلیبی موت سے زندہ کر دیا۔ وہ آپ کا مرید ہو گیا اور ۴۷ سال تک کشمیر کا حکمران رہا۔ لکھا ہے کہ عیسیانہ دیو روحانیت میں باکمال تھا۔ معجزات کا صدور اس سے ہوتا تھا۔ سندھ متی نے اپنے گورو عیسیانہ دیو کے نام پر ایک شہر بسایا اس کا نام عیشش داما رکھا۔ سر اورل سٹین لکھتا ہے کہ یہ وہی مقام ہے جیسے "عیشی بار" - "عیشی برور" ، "عیشش داما" "عیشی وفارنہ عیشا بواری" ، "عیشی لایا" تاریخ میں کہا گیا ہے۔ ابو الفضل نے اشابالاری اسے کہا ہے۔"

(اورل سٹین کی راج ترنگی فٹ نوٹ ۱۳۲)

کشمیر کی فارسی تاریخوں کے حوالے

مغل بادشاہ شاہجہان کے زمانہ میں کشمیر میں ایسی تاریخیں موجود تھیں جو کہ اب معدوم ہو گئی ہیں جن میں یہ ذکر تھا کہ عیسیٰ روح اللہ کشمیر میں آئے تھے۔ شاہجہان کے درباری شاعر قدسی مشہدی نے "مثنوی کشمیر" تحریر کی اس میں ایک شعر میں اسی حقیقت کی طرف اشارہ ہے وہ لکھتے ہیں:- ؎

"نسیم فیض این روح اللہ آباد
ز اعجاز مسیحا میدہد یاد"

یہ خطہ ارض عیسیٰ روح اللہ کا آباد کردہ ہے اس کا ثبوت یہ ہے کہ اس میں فیض کی باد صبا چلتی ہے تو اعجاز مسیحؑ کی یاد آجاتی ہے۔"

حاجی محی الدین مسکین کی مرتبہ "تاریخ کبیر کشمیر" میں لکھا ہے کہ مقبرہ یوز آصف کے متعلق مختلف نظریات ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ اس میں بعینہٖ عیسیٰ روح اللہ مدفون ہیں اور ان کے فیض کی خوشبو روزن دیوار سے پھوٹتی رہتی ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ ایک پیغمبر کا مقبرہ ہے اور اس کا نام معلوم نہیں اور بعض کہتے ہیں کہ یہ عیسیٰ علیہ السلام کے کسی حواری کا مقبرہ ہے۔ تاریخ کشمیر کے اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ عیسیٰ روح اللہ کی کشمیر میں آمد ایک مسلّمہ مکتب فکر تھا اور قدسی مشہدی نے اسی تاریخی حقیقت کی طرف اشارہ بلیغ فرمایا ہے چنانچہ اس کا مزید ثبوت بھی مل گیا ہے۔

سری نگر میں ایک ماہر آثار قدیمہ کے تعاون سے ایک کتابچہ شائع ہوا ہے اس کا نام ہے "MYSTRIES OF KASHMIR" اس میں کشمیر کی ایک پرانی تاریخ کے قلمی نسخہ کا ذکر ہے اس کے ایک ورق کا عکس شائع ہوا ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ یوز آصف سے مراد یسوع پیغمبر بنی اسرائیل ہے۔ اس کے نام کے کتبے تخت سلیمان پر لکھے گئے۔ وہ مقبرہ یوز آصف میں دفن ہے۔ اس مقبرہ کے روزن سے ایک عرصہ تک نافہ کی خوشبو آتی رہی۔ اس کتاب یعنی فارسی تاریخ میں ہے کہ تخت سلیمان کشمیر پر دو کتبے بایں الفاظ لکھے گئے۔ ان کے نقوش کچھے ہوئے اب بھی نظر آتے ہیں:-

(۱) "دریں وقت یوز آصف دعویٰ پیغمبری میکند"

(۲) "ایشاں یسوع پیغمبر بنی اسرائیل است"

اس مندر کی تعمیر کے وقت یوز آصف نے پیغمبری کا دعویٰ اہل کشمیر کو پیش کیا جس سے مراد یسوع پیغمبر بنی اسرائیل ہیں۔

سب سے اول فارسی تاریخ کے اس ورق کا عکس خواجہ نذیر احمد صاحب بار ایٹ لاء نے اپنی کتاب میں شائع کیا۔ انہوں نے سرینگر میں یہ نسخہ دیکھا۔ اس کے ایک ورق کا فوٹو لے لیا۔ اب سری نگر کے علماء آثار قدیمہ نے اس نسخہ کی توثیق کر دی ہے اس ورق کا فوٹو خواجہ صاحب کی کتاب سے اخذ کرنے کے بعد دوبارہ شائع کیا ہے جس کا ترجمہ درج ذیل ہے:

"راجہ اکھ کے معزول ہونے کے بعد اس کا بیٹا راجہ گوپانند (گوپادت کے نام سے) حکمران ہوا۔ اس کے عہد حکومت میں بہت سے مندر تعمیر ہوئے۔ کوہ سلیمان کی چوٹی پر ایک شکستہ گنبد تھا۔ راجہ نے اس کی تعمیر کے لئے اپنے وزیروں میں سے ایک شخص سلیمان نامی کو جو فارس سے آیا تھا مقرر کیا۔ ہندوؤں نے اعتراض کیا کہ یہ ملیچھ ہے۔ اسی وقت حضرت یوز آصف بیت المقدس سے وادیٔ اقدس (کشمیر) کی جانب مرفوع ہوئے اور آپ نے پیغمبری کا دعویٰ کیا۔ شب و روز عبادت الٰہی میں مشغول تھے اور تقویٰ اور پارسائی کے اعلیٰ درجہ کو پہنچ کر خود کو اہل کشمیر کی رسالت کے لئے مبعوث قرار دیا۔ اور دعوت خلائق میں مشغول تھے چونکہ خطہ کشمیر کے اکثر لوگ آنحضرت (یوز آصف) کے عقیدت مند تھے۔ راجہ گوپادت نے ہندوؤں کا اعتراض ان کے سامنے پیش کیا اور آنحضرت کے حکم سے سلیمان نے جسے ہندوؤں نے سندیمان کا نام دیا۔ گنبد مذکور کی تکمیل کی (۵۴ھ میں) اس نے گنبد کی سیڑھی پر لکھا کہ اس وقت یوز آصف نے دعویٰ پیغمبری کیا ہے اور دوسری سیڑھی کے پتھر پر لکھا کہ آپ بنی اسرائیل کے پیغمبر یسوع ہیں (مصنف لکھتا ہے) کہ میں نے ہندوؤں کی کتب میں دیکھا ہے کہ آنحضرت (یوز آصف) بعینہٖ حضرت عیسیٰ روح اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام تھے اور آپ نے یوز آصف کا نام بھی اختیار کیا ہوا تھا۔ والعلم عند اللہ۔ آپ نے اپنی عمر اسی جگہ بسر کی اور وفات کے بعد محلہ انزمرہ (سرینگر) میں دفن ہوئے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آنحضرت کے روضہ سے انوار نبوت جلوہ گر ہوتے ہیں۔ راجہ گوپادت نے ساٹھ سال دو ماہ حکومت کرنے کے بعد انتقال کیا۔"

(تاریخ کشمیر قلمی صفحہ ۱۶۹)

تخت سلیمان پر حواری کی قبر

تاریخ کشمیر میں تخت سلیمان کو بہت بڑی اہمیت حاصل ہے یہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے شاگرد عبادت کرتے رہے کشمیر میں وارد ہونے والے اولیاء اللہ کا یہ جلوہ گاہ دلپسند تھا اور مقام سیر روحانی۔

برٹش میوزیم میں بدیع الدین کی "تاریخ کشمیر" کا ایک نادر نسخہ موجود ہے۔ بدیع الدین نے [illegible] میں یہ تاریخ مرتب کی اور اس کا نام رکھا۔ "گوہر عالم تحفۃ الشاہیا" اس میں لکھا ہے کہ:-

"کشمیر میں یہ روایت ہے کہ تخت سلیمان کی عمارت میں ایک قبر ہے جس میں کوئی حواری دفن ہیں"

ایچ ایچ ولسن نے "ہندو ہسٹری آف کشمیر" میں یہ حوالہ دیا ہے (ملاحظہ ہو ص۲۸)

قرین قیاس ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے شاگرد سلیمان جو کہ ماہر تعمیرات تھے اور معمار تخت سلیمان اسی قبر میں ابدی نیند سو رہے ہوں گے۔

انہی کے نام کی نسبت سے اس ڈیڑھ ہزار فٹ بلند ٹیلے کو "تخت سلیمان" کا نام دیا گیا ہے۔

(باقی)

محترم مرزا حاجی احمد صاحب مرحوم

میرے والد صاحب محترم مرزا حاجی احمد صاحب مورخہ ۱۳ر دسمبر ۱۹۷۷ء کو ۹۱ سال کی عمر میں اپنے مالک حقیقی کو لبیک کہتے ہوئے۔ اس دار فانی سے رحلت فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحوم سنجیدہ اور خاموش طبع انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے عاشق تھے۔ بچے اگر کچھ خدمت کے لئے پیسے دیتے تو وہ چندہ میں دے دیتے۔

نماز اول وقت پر ادا کرنے کے عادی تھے۔ میں مرحوم کا سب سے چھوٹا بیٹا ہوں۔ میں نے کبھی انہیں گذشتہ چالیس برس میں فرض نمازوں کے علاوہ نماز تہجد سے بھی غیر حاضر نہ پایا۔ کثرت سے جمعہ کی نماز ربوہ جا کر پڑھتے۔ حالانکہ گجرات سے ربوہ ایک سو تیس میل کے فاصلہ پر ہے۔ بڑھاپے کے عوارض میں سے کوئی بھی بیماری ان کو لاحق نہیں ہوئی۔ صرف بڑھاپا تھا جس کے باعث صرف ایک ہفتہ بے ہوشی میں رہے اور اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور اولاد اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین!

مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ، چار لڑکے۔ دو لڑکیاں اور چار پوتیاں نیز چھ پوتے چھوڑے ہیں۔

(مرزا مبارک احمد - بجلی گھر کھلوال ضلع سرگودھا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعمیر گیسٹ ہاؤس انصار اللہ میں چندہ دینے والے اصحاب

مبلغ -/۳۰۰ روپے یا اس سے زائد رقم تعمیر گیسٹ ہاؤس انصار اللہ میں ادا کرنے والے معطی حضرات کی قسط نمبر ۱۳ درج ذیل ہے۔ گیسٹ ہاؤس کی عمارت پر نصب ہونے والی سنگ مرمر کی یادگار تختی پر ایسے تمام حضرات کے اسماء گرامی کندہ کروائے جا رہے ہیں۔ جو احباب اپنے یا اپنے والدین یا فوت شدہ عزیز و اقارب کے نام اس تختی پر محفوظ کرانا چاہتے ہوں ان کے لئے ابھی موقعہ ہے کہ مبلغ -/۳۰۰ روپے یا اس سے زائد رقم ادا کر کے اس کار خیر میں شامل ہوں اور آنے والی نسلوں کے لئے یادگار چھوڑ جائیں۔

۱۔ نذیر احمد صاحب سولنگی دار الرحمت وسطی ربوہ ۳۰۰ـــ۰۰
۲۔ محمد صدیق صاحب سٹیشن ماسٹر " " " ۳۱۰ـــ۰۰
۳۔ میاں جواہر محمد صاحب مرحوم و اہلیہ صاحبہ مرحومہ منجانب مولوی عبد الرحیم صاحب عارف مربی سلسلہ ربوہ۔ ۳۰۰ـــ۰۰
۴۔ میاں پیر محمد صاحب مرحوم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام منجانب مولوی محمد عبد اللہ صاحب مینیجر کریم نگر فارم تھرپارکر ۳۰۰ـــ۰۰
۵۔ مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب زعیم انصار اللہ چک ۱۴۷ ر ب چوہڑی فیصل آباد ۴۰۰ـــ۰۰
۶۔ مولوی محمد یوسف صاحب احمدی ملائے بازار، تربت مکران ۳۱۲ـــ۰۰
۷۔ چوہدری محمد اکرم صاحب منہاس مرحوم و لال محمد فاضل صاحب منہاس مرحوم منجانب پرویز احمد صاحب منہاس ڈرگ روڈ۔ کراچی ۳۰۰ـــ۰۰
۸۔ راجہ علی محمد صاحب مرحوم منجانب پسر راجہ باسط احمد صاحب کینیڈا ۴۰۰ـــ۰۰
۹۔ کرنل مبشر احمد صاحب منجانب برادر " " " ۳۰۰ـــ۰۰
۱۰۔ طاہر حمید صاحبہ " " " " ۳۰۰ـــ۰۰

اللہ تعالیٰ اِن حضرات کی اِس قربانی کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور ان کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے۔ آمین
(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

دُعائے نعم البدل

خاکسار کا پوتا پسر عزیزم اظہار احمد سلمہ اللہ بعمر قریباً ۵ ماہ چند روز بیمار رہنے کے بعد لاہور میں انتقال کر گیا۔ اِنّا للہ و اِنّا الیہ راجعون۔ احباب جماعت نعم البدل کی دعا فرمائیں۔
(محمد شریف اوکاڑہ)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ خاکسار کی خالہ زاد بہن محترمہ امۃ القیوم صاحبہ کراچی میں بعارضہ جنبل بیمار ہیں۔ نیز خاکسار اور موصوفہ ان دنوں بہت سی پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحتِ کاملہ سے نوازے اور جملہ پریشانیوں سے نجات دے۔ آمین
(ممتاز حسین امتیاز کارکن خلافت لائبریری۔ ربوہ)

۲۔ میرے بیٹے مطیع الرحمٰن ولد شیخ محبّ الرحمٰن صاحب مرحوم کا کوپن ہیگن میں اپریشن ہوا تھا۔ اب وہ اپنے گھر واپس آ گیا ہے مگر کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ اس کی صحت یابی کے لئے احباب کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔
(امۃ العزیز بیگم والدہ مطیع الرحمٰن محلہ دار العلوم شرقی۔ ربوہ)

۳۔ محترم ملک غلام احمد صاحب ایڈووکیٹ ساہیوال ایک پھوڑے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب کرام ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔
(عبد المنان شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ساہیوال)

۴۔ خاکسار کے والد محترم چوہدری خان بہادر صاحب آف سمبڑیال ضلع سیالکوٹ یرقان اور پیشاب کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں اور اب میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ جملہ احباب سے ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (مظفر حسین انسپکٹر تحریک جدید)

۵۔ میرے والد محترم سید ظہور احمد صاحب کو پچھلے چند ماہ سے دل کی شدید تکلیف ہے۔ ڈاکٹری رائے کے مطابق دل کا اپریشن ہو گا جس کے لئے بیرونِ ملک جانا ہو گا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور بیماری کی پریشانیوں کو دُور فرمائے۔ (رفیقہ ظہور محلہ دار الرحمت غربی۔ ربوہ)

۶۔ میرے والد محترم خواجہ عبد اللہ جان صاحب دو ماہ سے بوجہ فالج بیمار ہیں۔ بغرض علاج جڑانوالہ لے گئے تھے مگر کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ اب لاہور لے جانے کا خیال ہے۔ احبابِ جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ دردِ دل سے میرے والد صاحب کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔
(خواجہ بشارت احمد سبزی فروش رحمت بازار۔ ربوہ)

۷۔ رشیدہ بیگم اہلیہ ملک ناصر احمد صاحب آف کراچی دختر ملک عبد المجید صاحب امین آبادی عرصہ سے بوجہ شوگر بیمار ہیں پہلے ان کا آدھا پاؤں کاٹ دیا گیا تھا اور اب آدھی سے زیادہ ٹانگ کاٹ دی گئی ہے مگر ڈاکٹر ابھی تک مایوس ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (ملک مظفر احمد طاہر کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ)

۸۔ خاکسار کے والد صاحب قریباً ایک ماہ سے مسلسل بیمار ہیں۔ اب پہلے کی نسبت افاقہ ہے لیکن مکمل آرام نہیں آیا۔ کمزوری بھی بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحتِ کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ظہیر احمد۔ کارکن دفتر امور عامہ۔ ربوہ)

۹۔ میری بیوی بوجہ بلڈ پریشر اور شوگر بیمار ہے۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(میاں خیر محمد احمدی۔ ڈیرہ غازیخان)

۱۰۔ میرے ایک غیر از جماعت دوست آجکل مالی طور پر بہت پریشان ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انکی مالی پریشانی دُور فرمائے۔ (سلیم احمد خلیل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ظفر آباد ٹالپنی ضلع بدین سندھ)

زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں داخلہ مختصر کورس

زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے مختلف شعبوں میں مختصر کورسوں کی تعلیم مندرجہ ذیل گوشوارے کے مطابق شروع ہوگی۔ ان کورسوں میں داخلے کے امیدوار اپنی درخواستیں سادہ کاغذ پر ڈائریکٹر نظامت تعلیم و توسیع زراعت زرعی یونیورسٹی فیصل آباد، جیل روڈ اسلام نگر کو بھجوائیں۔ درخواست میں نام۔ ولدیت اور مکمل پتہ درج کرنا ضروری ہے۔ اور اس کے ساتھ ضروری سرٹیفکیٹ کی مصدقہ نقول بھی بھیجی جانی چاہئیں۔

نمبر شمار	نام کورس	ڈیپارٹمنٹ	کورس شروع ہونے کی تاریخ	مدت کورس	معیار قابلیت	تاریخ وصولی درخواست
۱	بھیڑوں کی پرورش	لائیوسٹاک مینجمنٹ	۱-۲-۷۸	۱۴ دن	مڈل پاس	۲۵-۱-۷۸
۲	کچن گارڈن و فلوری کلچر (مستورات)	ہارٹیکلچر	۱۵-۲-۷۸	۱۰ دن	لکھ پڑھ سکتی ہوں	۸-۲-۷۸
۳	اون کی درجہ بندی	لائیوسٹاک مینجمنٹ	۱-۳-۷۸	۱۴ دن	مڈل پاس	۲۵-۲-۷۸
۴	شہسواری کورس	"	"	ایک ماہ	"	"
۵	مگس بانی (شہد کی مکھیاں پالنا)	انٹومالوجی	"	"	لکھ پڑھ سکتا ہو	"
۶	ریشم کے کیڑے پالنا	"	"	"	"	"
۷	پریکٹیکل پولٹری مینجمنٹ (مرد)	مرغبانی	"	۱۴ دن	"	"
۸	پھلوں اور سبزیوں کی کاشت	ہارٹیکلچر	۱۱-۳-۷۸	"	"	۵-۳-۷۸
۹	شہد کی مکھیاں پالنا اور نقصان رساں گھریلو کیڑوں سے تحفظ (مستورات)	"	۱۵-۳-۷۸	۱۰ دن	"	۸-۳-۷۸
۱۰	پبلک ہیلتھ پیراسٹالوجی	پیراسٹالوجی	۱۶-۳-۷۸	۱۴ دن	فیلڈ ویٹرنری معیار کے لوگ	"
۱۱	پولٹری براکلر	مرغبانی	"	۲ ماہ	مڈل پاس	"
۱۲	سی ٹی زراعت	شارٹ کورس (انٹرویو)	۲۸-۱-۷۸	ایک سال		۲۴-۱-۷۸

(۱) ایف ایس سی زراعت۔ ایف ایس سی پری میڈیکل
(۲) ایف اے زراعت کے مضمون کے ساتھ
(۳) ایف اے جس نے میٹرک سائنس یا زراعت کے مضمون کے ساتھ پاس کیا ہو
(داخلہ کے چناؤ کے لئے مندرجہ بالا ترتیب کو ترجیح ہوگی)

(از وکیل الزراعت تحریک جدید۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ جدید کے اکیسویں سال کے آغاز کا اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد کے وعدے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۴ جنوری کے خطبہ جمعہ میں وقفِ جدید کے اکیسویں سال کے آغاز کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ سلسلہ کی دیگر انجمنوں اور تنظیموں کی طرح وقفِ جدید کا بھی بنیادی مقصد یہی ہے کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی توحید قائم ہو اور بنی نوع انسان کے قلوب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے روحانی نور سے منور ہوں۔ اسی نیک مقصد کے حصول کے لئے اعلیٰ ذہنی صلاحیتوں والے صحتمند معلمین کی بھی ضرورت ہے اور اخراجات پورا کرنے کے لئے روپیہ کی بھی ضرورت ہے۔

پس تمام جماعتیں ان دونوں مقاصد کو پیش نظر رکھ کر واقفینِ زندگی بھی پیش کریں اور مالی قربانی بھی کریں۔ حضور نے واقفین کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ جب تک جماعتیں ایسے واقفین پیش نہیں کریں گی جو محض للہ خدمتِ دین کے جذبہ کے ساتھ گاؤں گاؤں میں دینی تربیت اور تعلیم و تدریس میں مصروف ہو جائیں۔ وقفِ جدید کا مقصد اور بڑھتی ہوئی جماعتی ضرورت پوری نہیں ہو سکتی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مزید فرمایا کہ جہاں تک اطفال کے چندہ کا تعلق ہے حضور کا منشاء یہ نہیں تھا کہ بچے طاقت سے بڑھ کر بوجھ اٹھائیں بلکہ اصل مقصد یہ ہے کہ جماعت کے تمام بچے کم از کم آٹھ آنے ماہوار ذاتی قربانی بشاشت کے ساتھ پیش کر کے بچپن ہی سے خدمتِ دین کی لذت کے عادی ہو جائیں۔ جہاں تک بالغوں کا تعلق ہے حضور نے فرمایا کہ حسبِ توفیق زیادہ سے زیادہ چندہ پیش کیا جائے تاکہ وقفِ جدید کی ساری مالی ضروریات پوری ہو سکیں۔

حضور کے اس مبارک اعلان کے ساتھ ہی ہم توقع رکھتے ہیں کہ بلا تاخیر جماعتیں اور احباب اور خواتین اور بچے مرکز میں اپنے وعدے بھجوانے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ و باللہ التوفیق۔

اس وقت تک خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درج ذیل وعدے موصول ہو چکے ہیں:۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	=	۱۱۱۱/-
حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی	=	۵۱۱/-
محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب	=	۳۹۶/-
" صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب	=	۱۵۸۰/-
محترمہ صاحبزادی سیدہ امۃ الباسط بیگم صاحبہ	=	۱۴۰/-

(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

جامعہ احمدیہ کی سالانہ کھیلیں

جامعہ احمدیہ کی سالانہ کھیلیں ۲۹، ۳۰، ۳۱ صلح (جنوری) بروز اتوار۔ سوموار۔ منگل جامعہ احمدیہ کی گراؤنڈ میں منعقد ہو رہی ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

احباب سے درخواست ہے کہ اس موقع پر تشریف لا کر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

(مدیر الالعاب بالجامعۃ الاحمدیۃ ربوۃ)

اخبارِ احمدیہ (بقیہ صفحہ اول)

اللہ تعالیٰ کی رضا کی خواہش اور نیت ہونی چاہئیے تاکہ ہمارے نیک اعمال کا پلڑا ہماری کمزوریوں اور گناہوں پر ہمیشہ بھاری رہے اور یہ نیک اعمال قیامت کے دن گواہی دیں کہ ہم واقعی خدا اور اسکے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے عاشق تھے اور ہماری نیت ہمیشہ یہ رہی کہ ہم اللہ تعالیٰ کے پیار اور اسکی رضا کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین

ادویات کو عادت نہ بنائیں
صرف خرابی کی صورت میں ادویات آپ کے نظام کے صحیح تسلسل کیلئے استعمال کی جاتی ہیں۔
صدر دواخانہ
بالمقابل ایوانِ محمود اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام امراء جماعتہائے احمدیہ کے نام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے پیغام میں جو حضور نے کچھ عرصہ قبل امراء جماعت ہائے احمدیہ کو بھجوایا تھا یہ ارشاد فرمایا کہ:۔

"آپ تمام مخلصینِ جماعت تک میرا پیغام پہنچا دیں کہ جس محبت، اخلاص، جوش اور ولولہ کے ساتھ آپ نے وعدے لکھوائے ہیں اسی محبت، اخلاص، جوش اور ولولہ کے ساتھ ادائیگی شروع کر دیں اور بروقت ادائیگی کرتے چلے جائیں۔ کام شروع ہو چکا ہے اور روپیہ کی ضرورت ہے۔ اپنے حلقوں کی وصولیوں کی رپورٹ مجھے براہِ راست بھجواتے رہیں تاکہ دعا ہوتی رہے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو اور غلبۂ اسلام کی مہم میں ہم سب کو مل کر کام کرنے اور ساری ذمہ داریوں کو کماحقہٗ سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین اللّٰھم امین"

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ہر قسم کے ریفریجریٹرز اور ایئرکنڈیشنرز کی قابلِ اعتماد و معیاری مرمت کیلئے امریکہ میں تربیت یافتہ اور تجربہ کار ماہر کی خدمات حاصل کیجئے۔ مشورہ بلا فیس دیا جاتا ہے۔
الشفیق ریفریجریشن اینڈ الیکٹرک سروس
بالمقابل جامعہ احمدیہ۔ کالج روڈ۔ ربوہ

نادر موقع
ربوہ کے قرب و جوار میں زرعی زمین خریدنے والے حضرات فوری رابطہ قائم کریں۔
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ
انسی مارکٹ۔ ربوہ

رنگین تصاویر
اور
فوٹوگرافی کے سامان کیلئے
فوٹو سنٹر
۵۳/۷ حیدر روڈ۔ راولپنڈی صدر
فون نمبر ۶۲۱۶۳

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴